48979 ـ مسافر كو مشقت نہ بھی ہو تو وہ نماز قصر كرے گا

سوال

قصر ميں كيا چيز معتبر ہے، مشقت كا ہونا يا كہ صرف سفر كى موجودگى ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

نماز قصر كرنے كے ليے سفر معتبر ہے، چاہے مسشقت ہو يا نہ.

اللہ سبحانہ وتعالى اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے نماز قصر كے حكم كو سفر پر معلق كيا ہے.

فرمان بارى تعالى ہے:

اور جب تم زمين ميں سفر كرو تو تم پر نماز قصر كرنے ميں كوئى حرج نہيں اگر تم ڈرو كہ كافر تمہيں فتنہ ميں ڈاليں گے، يقينا كافر تمہارے كھلے دشمن ہيں النساء (101).

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" سفر كى نماز دو ركعت ہے "

سنن نسائى حديث نمبر (1420) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح نسائى ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور ايك حديث ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان كچھ اسطرح ہے :

" يقينا اللہ تعالى نے مسافر سے آدھى نماز معاف كردى ہے "

سنن نسائى حديث نمبر (2275) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح نسائى ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

اس كى دليل يہ بھى ہے كہ: مقيم شخص (جو مسافر نہيں) كے ليے نماز قصر كرنى جائز نہيں، چاہے اسے پورى نماز ادا كرنے ميں مشقت بھى ہوتى ہو اس كى دليل يہ ہے كہ حكم كو سفر كے ساتھ معلق كيا گيا ہے نہ كہ مشقت كے ساتھ.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر کوئی انسان لمبی مسافت کا ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر کرے لیکن یہ سفر دو گھنٹے یا اس سے بھی کم میں طے ہو جاتا ہے تو کیا یہ مسافر نماز قصر کرے گا، اور رمضان میں روزہ افطار کر سکتا ہے یا نہیں ؟

اور اسی طرح ایك انسان گاڑی کے ذریعہ تقریبا دو سو میل یا اس سے زیادہ مثلا اڑھائی گھنٹوں میں طے کرتا اور شام کو واپس اپنے گھر لوٹ آتا اور نماز قصر کرتا ہے تو کیا یہ قصر کرنی جائز ہے یا کہ نہیں ؟ لیکن اگر سفر کی مشقت اور تھکاوٹ ہو تو پھر قصر کرے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" جتنی مسافت کا سوال کا ذکر ہوا ہے مسافر کے لیے اس میں نماز قصر کرنی اور اسی مسافت میں روزہ افطار کرنے کی رخصت ہے، چاہے وہ مسافت کم وقت یا زیادہ میں طے کی جائے، ایك گھنٹہ یا اس سے زیادہ وقت لگے، اور چاہے اسے مشقت ہو یا نہ؛ کیونکہ سفر کی شان ہی مشقت ہے، چاہے بالفعل مشقت نہ بھی ہوتی ہو، یہ اللہ تعالی کی جانب سے اپنے بندوں پر رحمت اور فضل ہے " اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (8 / 127).

واللہ اعلم .